82718-صرف کھیلوں کے چینل کی شراکت

سوال

کھیلوں کے لیے مخصوص چینل گھروں میں دیکھنے کا حکم کیا ہے، اس لیے کہ میں کیفے میں نہیں جانا چاہتا؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہمارے عزیز بھائی جو بھی آپ کا سوال
پڑھے گا وہ اس یہ سمجھے گا کہ آپ دو کاموں سے ایک ضرور کرینگے : یا تو آپ کیفے جا کر
کھیلوں کا مشاہدہ کرینگے، یا پھر گھر میں، اور بالکل کھیل نہ دیکھنے والی سوچ آپ کے
پاس ہے ہی نہیں، جو بہت زیادہ افسوس کا باعث ہے، کہ اس امت کے نوجوان میچ دیکھنے
میں مشغول ہوں، اور کھیل کی ٹیم کا دھیان رکھتے رہیں، اور لہو و لعب میں مشغول، اور
غفلت میں ڈوبے ہوئے افراد کی تعظیم کرتے پھریں، اس دوران امت مسلمہ کئی ایک ناحیہ
سے دوسری قوموں سے پیچھے رہتی جائے.

یہ مسلک اور راہ کئی ایک اسباب کا
نتیجہ ہے :

اول :

عمر اور وقت کی قیمت کا ادراک نہ
ہونا، اور اگر انسان اپنے وقت اور عمر کی اہمیت کا ادراک کر لے تو وہ اسے بغیر کسی
فائدہ کے کاموں میں ضائع نہ کرتا پھرے.

دوم :

علم یا ہنر یا تجارت کے علاوہ کسی
غیر فائدہ چیز میں مشغول رہنا بلکہ بہت سے طالب علم تو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر اس
نے اپنے اسباق دہرا لیے تو اس نے فرض ادا کر لیا ہے، حالانکہ اس سے دوسرے مکلف کی
طرح بہت کچھ فوت ہو رہا ہے، اسے چاہیے کہ وہ خیر و بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ

کر حصہ لے، اورا پنے اعمالنامہ کو نیکیوں سے بھر لے، بلکہ یہ چیز تو اس کے لیے
ضروری ہے، کیونکہ وہ جوانی اور قوت اور فارغ البالی کی عمر میں ہے.

سوم :

اچھی صحبت اور ساتھیوں کا نہ ہونا جو
نیکی واللہ کی اطاعت میں اس کی معاونت کریں.

غفلت کے اسباب میں سے سب سے اہم
اسباب یہ ہیں، اور جو شخص وقت گزرنے سے قبل ان اسباب کا علاج اور اس کے تدارک کی
کوشش کرتا ہے وہ کامیاب ہے، اور اسے توفیق بخشی گئی ہے.

دوم :

آپ کو چاہیے کہ اپنے نفس سے چند ایک
سوالات کریں جو آپ کو اس مسئلہ میں صحیح موقف اختیار کرنے میں مدو معاون ثابت ہوں
اور ان سوالات میں چند ایک سوال درج ذیل ہیں :

1- اگر آپ کھیل اور میچ نہ دیکھیں
گے تو کیا ہے ؟

تو کیا ہو گا ؟ کیا تنگی اکتاہٹ حاصل
ہوگی ؟

کب تک حسرت ہوگی ؟

ایک یا دو دن، اور پھر نفس مطمئنہ
قوی ہو جائیگا، اور نفس امارہ جو برائی کی دعوت دیتا تھا وہ کمزور اور ضعیف ہو کر
رہ جائیگا، تو آپ کے ایام بہتر اور اچھے بسر ہونگے، اور ایمان کی غذا علم و عمل اور
اطاعت و فرمانبرداری اور ذکر اذکار جتنے زیادہ ہونگے اتنی ہی ایمان کی مٹھاس بھی
زیادہ ہو جائیگی، اور نفس میں وحشت ہوتی ہے اسے صرف اللہ کا ذکر ہی ختم کر سکتا ہے،
اور نفس پیاسا ہوتا ہے جسے صرف اللہ سے تعلق مضبوط کرنا ہی سیر کر سکتا ہے.

2- سالہا سال سے یہ کھیل اور میچ
دیکھنے کا فائدہ کیا ہوا ؟

تفریح، کھیل کو اچھی طرح سمجھنا، وقت
ضائع کرنا، ساتھیوں کے مصاحبت، پھر کیا؟

کیا کوئی عقلمند مسلمان شخص ان اہداف
کو حاصل کرنے کی جدوجھد کرتا ہے ؟!

رہی تفریح تو یہ بہت ہی جلد ختم ہو
جانے والی ہے، اور صرف وقت ضائع کرنے کی ندامت و حسرت اور افسوس ہی باقی رہ جائیگا.

اور رہا کھیل کو اچھی طرح سمجھ لینا،
تو اس دعوی کی کوئی حقیقت نہیں، اس سے قبل جو میچ آپ دیکھ چکے ہیں، اس نے آپ کو
کتنا فائدہ دیا، اور آپ کے علاوہ دوسروں کو کتنا فائدہ دیا، اور کیا آپ کو یہ شرف
حاصل ہو گیا ہے کہ آپ اللہ تعالی کے ہاں ایک کھلاڑی کی حیثیت سے لکھ دیے گئے ہیں ؟
!

اور رہا مسئلہ وقت قتل کرنے کا، تو
یہ وقت کب سے آپ کا دشمن بن گیا ہے کہ آپ اسے قتل کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ؟!

حالانکہ وقت تو آپ کی سانسیں ہیں،
اور یہ وقت آپ کی عمر ہے، اور یہ آپ کی زندگی کے لحظات ہیں، آپ کے لیے ممکن ہے کہ
آپ اس وقت کو کئی ہزار اور کئی ملین نیکیوں سے بھر لیں.

اور اس کے لیے آپ کو یہی کلمہ کہنا
کافی ہے : سبحان اللہ وبحمدہ ایک بار کہنے سے آپ کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت
لگا دیا جائیگا، تو آپ اس طرح کتنے ہی باغ ضائع کر بیٹھے، اور کتنی نیکیاں آپ نے
فضول میں ہی ضائع کر دیں ؟!

اور رہا مسئلہ ساتھیوں اور دوستوں کے
ساتھ رہنا : تو ذرا آپ اپنے دوست و احباب کو تلاش کریں، اور ان میں نظر دوڑائیں کہ
ان میں سے کون ہے جو آپ کے ساتھ آپ کی قبر میں داخل ہو گا ؟!

کون ہے جو روز محشر میں آپ کی مدد
کریگا ؟!

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی تو یہ

فرما رہے ہیں :

.{اس روز ایک دوسرے کے جگری دوست بھی
آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بن جائینگے، لیکن متقی نہیں}.الزخرف (67).

اور دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی

کچھ اس طرح ہے :

.{جس دن آدمی اپنے بھائی، اور اپنی
ماں، اور اپنے باپ اور اپنی بیوی، اور اپنی اولاد سے دور بھاگے گا، ان میں سے ہر
ایک کی ایسی حالت ہوگی جو اس کے لیے کافی ہوگی}.عبس (34–37).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت اس

طرح فرماتے ہیں :

.{اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو
کاٹ کھائیگا، اور کہے گا ہائے افسوس کاش میں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہ
اختیار کی ہوتی، ہائے افسوس کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا، میرے پاس نصیحت
پہنچ جانے کے بعد اس نے تو مجھے گمراہ کر دیا، اور شیطان تو انسان کو دھوکہ دینے
اور ذلیل کرنے والا ہے}.الفرقان (27–29).

3–کیا میچ دیکھنے، اور کھیلوں کے
خاص چینل دیکھنے میں حرام کے ارتکاب سے چھٹکارا رہتا ہے ؟ جیسا کہ نفس امارہ اس کا
دعوی کرتا ہے یا کہ اناونسر لڑکی کو دیکھ کر آپ کے دل میں حرام رچ بس گیا ہے، یا
پھر کھلاڑی لڑکیوں کو دیکھ کر حرام کام آپ کے دل میں گھر کر گیا ہے ؟

یا کیمرہ مینوں کے بار بار کسی لڑکی
پر کیمرہ فٹ کرنے سے حرام کام آپ کے دل میں داخل ہوچکا ہے ؟

انسان اپنے نفس سے دھوکہ مت کھائے،
اور پھر ایک گھنٹے کے بعد دوسرا گھنٹہ بغیر کسی فائدہ کے ضائع ہوتا ہے، کیا آپ کو
اس کے ساتھ اللہ سے شرم وحیاء نہیں آتی ؟

کیا آپ اس سے اٹھ کر دور نہیں جا
سکتے، حالانکہ آپ کا دل اس کے اندھیرے کی بنا پر اور اللہ تعالی کے ذکر سے خالی
ہونے کی وجہ سے شکوہ نہیں کر رہا؟

آپ ان کھلاڑیوں کے نام یاد کر کے ان
کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہیں، اور ان کی ٹیموں اور کلبوں کی بنا پر تعصب میں پڑے ہوئے
ہیں، اور ان کی خبریں تلاش کرتے ہیں، اور پھر ان میں سے بعض کھلاڑی تو اللہ تعالی
پر ایمان ہی نہیں رکھتے، کیا آپ کو اس سے شرم نہیں آتی ؟

اگر آپ سے صحابہ کرام کی سیرت کے
متعلق سوال کر لیا جائے تو آپ اس کا جواب ہی نہ دے سکیں، تو کتنی بڑی مصیبت کا شکار
ہیں !اور کتنی بڑی آزمائش میں بتلا ہیں!

اور پھر کیا آپ اپنے نفس سے پر امن
ہیں کہ آپ صرف یہی چینل دیکھتے رہینگے، اور آہستہ آہستہ شیطان آپ کو دوسرے چینلوں
کی طرف نہیں لے جائیگا، اور آپ ان کا مشاہدہ نہیں کرینگے ؟

حالات اور مشاہدات آپ کو بتاتے ہیں
کہ شیطان نے کتنے لوگوں کے ساتھ یہ کھیل کھیلا، جب انہوں نے شیطان کی چال کی پیروی
کی، اور شیطان نے انہیں صرف کھیلوں کے چینل ہی دیکھنے کو مزین کر کے رکھ دیا، پھر
وہ ان کے ساتھ وعدے اور امیدیں دلاتا رہا حتی کہ وہ ہر چیز دیکھنے لگے، تو آپ ان کی
پریشانی اور ان کے ضائع ہونے کے متعلق مت پوچھیں، آپ ان کے نماز روزے اور قیام کے
متعلق مت پوچھیں، اور نہ ہی ان کے ورد اور ذکر کے متعلق دریافت کریں، اور پھر معصوم
صرف وہی ہے جسے اللہ معصوم اور محفوظ رکھے .

اللہ کی قسم آپ اپنے نفس کا محاسبہ
خود کریں، قبل اس کے کہ اللہ تعالی آپ کا محاسبہ کرے، اور آپ اپنے اعمال کا وزن کر
لیں، قبل اس کے کہ آپ کے اعمال کا وزن کیا جائے، اور آپ شیطانی چالوں سے بچ کر رہیں،
کیونکہ ابتدا میں معاملہ چھوٹی چیز سے ہی شروع ہوتا ہے، اور پھر کچھ ہی دیر بعد وہ
پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے، جسے انسان اٹھانے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا، اور جب بندے
پر گناہ جمع ہو جائیں تو وہ اسے ہلاک کر کے رکھ دیتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو، اور جو کوئی بھی شیطان کے قدموں کی پیروی کریگا تو شیطان اسے فحاشی اور برائی کا ہی حکم دے گا} النور (21).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم چھوٹے اور حقیر گناہوں سے بچو، کیونکہ وہ آدمی پر جمع ہو کر اسے ہلاک کر ڈالتے ہیں"

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا :

"جس طرح ایک قوم کھلے میدان میں پڑاؤ کرے، اور قوم کے کام کا وقت آیا تو ہر شخص جا کر ایک لکڑی لایا حتی کہ انہوں نے بہت بڑا ڈھیر جمع کر لیا، اور اسے آگ لگا دی، اور اس میں جو کچھ جمع کیا تھا اسے خاکستر کر کے رکھ دیا"

اسے امام احمد نے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2687) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اس لیے میرے عزیز بھائی ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اس کی اطاعت و فرمانبرداری پر ثابت قدم رہیں اور اللہ کی معصیت و نافرمانی سے اجتناب کریں، اور ان چینلوں سے بچ کر دور رہیں جن میں اگر حرام کے ارتکاب سے ہو سکتا ہے بچاؤ رہے، لیکن آپ ایک اجر عظیم اور ثواب سے محروم ہو جائینگے، اور آپ بلند اور اعلی مرتبہ اور درجہ سے اتر کر نیچے آ جائینگے.

اور آپ ابن قیم رحمہ اللہ کے درج ذیل قول سے عبرت حاصل کریں جو انہوں نے اپنے متعلق کہا ہے، وہ بیان کرتے ہیں :

"ایک روز مجھے شیخ الاسلام ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ نے کسی مباح چیز کے متعلق فرمایا :

یہ اعلی مراتب کے منافی ہے، چاہے
نجات اور کامیابی کے لیے اسے ترک کرنے کی شرط نہیں، یا اس طرح کی اور کلام کہی، تو
ایک عارف شخص اپنی حفاظت و بچاؤ کے لیے بہت ساری مباح اشیاء بھی ترک کر دیتا ہے،
اور خاص کر جب یہ مباح چیز حلال و حرام کی مابین برزخ ہو" انتہی.

ماخوذ از: مدارج السالکین (26/2
).

ہم اللہ تعالی سے اپنے اور آپ کے لیے
توفیق اور سیدھی راہ کی راہنمائی کی درخواست کرتے ہیں.

واللہ اعلم.